آخری زمانے میں اہل خیر اور اعمال صحابہ میں تفاضل

المفاضلة بين أعمال الصحابة وأعمال أهل آخر الزمان

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

آخری زمانے میں اہل خیر اوراعمال صحابہ میں تفاضل

میں نےصحیح الجامع میں ایک حدیث پڑھی ہے جس میں نبی صلی اللہ نے صحابہ کرام کو یہ بتایا کہ :
جب دین ضعف اختیار کرجاۓ گاتومسلمانوں میں سے کچھ لوگوں کو عمل کرنے پر پچاس صحابہ جتنا اجر ملے گا ۔
تومیری حیرت کا سبب وہ حدیث ہے کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :
خیرالقرون میرا زمانہ اورپھراس کے بعد والوں کا اورپھر اس کے بعد والوں کا ، اورایک حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میں سے اگر کوئ احد پہاڑجتنا سونا بھی اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کردے تووہ صحابہ کے ایک یاآدھے مد (مٹھی) کے اجرتک بھی نہیں پہنچ سکتا ؟

الحمد للہ
مسئلہ سمجھنے کے لیے یہ علم ہونا ضروری ہے کہ اجر کی دوقسمیں ہیں، عمل کا اجر اور صحبت کا اجر ۔
تویہ ہوسکتا ہے کہ بعد میں آنے والے ایسا عمل کریں جس کا اجر اس جیسے کام پرصحابہ کے عمل سے انہیں اجر زیادہ ملے اس کا سبب فتنہ وآزمائش اورقلت و ضعف دین ہے ، لیکن اس کے باوجود وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے اجر اوران کی ملاقات تک نہیں پہنچ سکتے ۔
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :
یہ حدیث (ان میں سے عمل کرنے والے کو تم میں سے پچاس کا اجر دیا جاۓگا) اس پر دلالت نہیں کرتی کہ وہ لوگ صحابہ کرام سے افضل ہیں اس لیے کہ صرف اجرمیں زیادتی ہونا ہی افضلیت کا ثبوت نہیں ۔
اوریہ بھی کہ : اجرکا تفاضل تو صرف اس جیسے عمل میں ہے جو اس کے مماثل ہوگا لیکن وہ اجر جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ اوران کی صحبت سے حاصل کیا ہے اس کے برابر توکوئ بھی نہیں ہو سکتا ۔

تو اس طرح سے اوپربیان کی گئ حدیث کی تاویل کی جاسکتی ہے ، دیکھیں فتح الباری (٧ / ٧) .

اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اورہوسکتا ہے بعد میں آنےوالوں کےلیے ایسی نیکیاں ہوں جو ان صحابہ کرام میں سے پچاس صحابہ کے اجر جتنا ہوگا ، اس لیے کہ صحابہ کرام تواس پر اپنے مدد گار اورمعاون پا لیتے تھے ، اوروہ بعد میں آنےوالے لوگ اس نیکی کے کام پر اپنا کوئ معاون ومدد گار نہیں پائیں گے .

لیکن ان کے اس اجر کے زیادہ ہونے کی بنا پر یہ لازم نہیں آتاکہ وہ صحابہ کرام سے افضل ہیں ، اورپھر ان کی یہ فضیلت صحابہ کرام کی فضیلت کی طرح نہیں جس ایمان و جہاد اورزمین میں بسنے والے سب لوگوں سے اللہ تعالی اوراس کے رسول کی محبت کے لیے دشمنی میں وہ سبقت لے گئے ہیں ، اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان پرجس چیزکوواجب کریں جس کی خبر دیں اس کی دعوت پھیلنے اورکلمہ کے ظہوراوراس دین کے معاون ومددگار کی کثرت اوردلائل نبوت پھیلنے سے قبل ہی وہ اس پرعمل کرکے ان کی اطاعت کرنے میں بھی سبقت لے گئے .

بلکہ مومنوں کی قلت اورکفارکی کثرت کے باوجود اس پرایمان و عمل میں سبقت لے گئے ، اور ایسے حالات میں اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے کےلیئے اپنے مال ودولت کواللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرکے سبقت لے گئے جس کوکوئ بھی حاصل نہیں کرسکتا .

جیساکہ صحیحین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان موجود ہے :

(میرے صحابہ پرسب وشتم نہ کرو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے اگر کوئ احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرڈالے توپھر بھی وہ ان کے ایک یا آدھے مد (مٹھی) تک نہیں پہنچ سکتا) مجموع الفتاوی (١٣ / ٦٥٠-٦٦) .

اورایک جگہ پرکچھ اس طرح کہتے ہیں :

اوراس کے باوجود متاخرین کے لیے کوئ زیادہ کرامت نہیں بلکہ سلف کے لیے ان سے زیادہ اوراکمل ہے .

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول :

(ان کے لیے تم میں سے پچاس کا اجر ہوگا کیونکہ تم بھلائ اورخیرپر معاون ومددگار پاتے ہو ، اوروہ خیروبھلائ پرکوئ معاون و مدد گارنہیں

پائیں گے) یہ توصحیح ہے کہ متاخرین میں سے جب کوئ متقدمین کی طرح کا عمل کرے تواسے پچاس متقدمین کا اجر حاصل ہوگا .
لیکن اس سے یہ تصورنہیں کیا جاسکتا کہ بعض متاخرین کسی متقدمین کے اکابر جیسے عمل کرسکتے ہیں مثلا ابوبکر او رعمر رضي الله تعالی عنہما اس لیے کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئ نبی مبعوث نہیں ہوگا کہ اس کے ساتھ اس طرح کے اعمال کیے جائیں جس طرح کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عمل کیے .
اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :
(میری امت بارش کی مانند ہے اس کا علم نہیں کہ اس کی ابتدا بہتر ہے یا کہ اخیر)
(باوجود اس کے اس حدیث میں لین ہے)
اس کا معنی یہ ہے کہ متاخرین میں ایسے بھی ہوں گے جومتقدمین کے مشابہ اوران کے قریب ہوں گے حتی کہ ان کی قوت تشابہ اورمقارنہ سے ان کودیکھنے والے کو یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ ان میں سے بہتر کون ہے ، اگرچہ نفس الامر دونوں ہی بہتر ہیں .
تواس میں متاخرین کے لیے خوشخبری ہے کہ وہ سابقین کے قریب ہوں گے جس طرح کہ حدیث میں آیا ہے :
(میری امت کا بہتر حصہ اس کا اول اورآخر ہے اوراس کے درمیان الٹ یا ٹیڑھا ہے ، میری خواہش ہے کہ میں اپنے ان بھائیوں کو دیکھوں ، صحابہ کہنے لگے کیا ہم آپ کے بھائ نہیں ؟ ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے صحابی ہو) .
یہ صحابہ کی فضیلت ہے اس لیے کہ ان کو صحبت کی خصوصیت حاصل ہے جو کہ اخوۃ سے اکمل ہے . دیکھیں مجموع الفتاوی (١١ / ٣٧٠) .
اورجس پرتنبیہ کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ سوال میں جوحدیث کے الفاظ ذکر کیے گئے ہیں (خیر القرون قرنی) ان الفاظ کی کوئ اصل نہیں ملتی اگرچہ کتب اہل سنت میں اس کا استعمال کثرت سے ہے ، پھریہ معنی کے اعتبارسےبھی صحیح نہیں ، اگر حدیث کے لفظ یہی ہوں توپھر اس کے بعد یہ کہنا چاہیے تھا (ثم الذين يليہ) لیکن حدیث کے لفظ (ثم الذين يلونهم) ہیں ، اورصحیح حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں (خیرالناس قرنی " و " خیر امتی قرنی) .
واللہ اعلم .